بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم :- جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹ | ذوالقعدہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۶ صلح ۱۳۴۹ ہش ۔ ۱۶ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۴

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۵ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی ہے ۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ؛

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت تاحال ناساز ہے، کمزوری چل رہی ہے اور کھانسی کی بھی تکلیف ہے ۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

● جماعتِ احمدیہ امریکہ کے مخلص دوست مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کو ۲۹ دسمبر کی شام کو دل کا حملہ ہؤا ہے ۔ حالت تشویشناک ہے ۔ احبابِ جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(خاکسار بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

● ربوہ ۱۵ صلح ۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی امام الدین صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا شدید طور پر بیمار ہیں ۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے ۔

● لاہور (بذریعہ تار) مکرم مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی جو میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں اطلاع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے زخم رفتہ رفتہ مندمل ہو رہا ہے لیکن ٹانگ اور کمر میں درد کی تکلیف بدستور ہے ۔ احبابِ جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

● مکرم ملک غلام احمد صاحب عطا ایم ۔ ایس سی واقفِ زندگی اسسٹنٹ ایجنٹ احمدیہ فارمز حیدر آباد ڈویژن کو گزشتہ دنوں عارضہ قلب کے باعث تکلیف ہو گئی تھی ۔ اگرچہ درد سے اب آرام ہے لیکن ابھی بیماری کا خطرہ باقی ہے اور ڈاکٹر صاحبان نے مزید E.C.G لینے اور آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے ۔ محترم عطا صاحب ۲۰ کو بغرض علاج و طبی مشورہ کراچی جا رہے ہیں ۔

بزرگانِ جماعت اور احبابِ کرام سے استدعا ہے کہ وہ ملک صاحب موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں ۔ اللہ تعالےٰ انہیں پوری طرح صحتیاب فرما کر خدمتِ سلسلہ کی توفیق دے ۔

عبدالرحیم احمد
وکیل الزراعت تحریکِ جدید ربوہ

⁂

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم اللہ ہے انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے

ہر ایک چیز جب اپنے عین محل اور مقام پر ہو وہ حکمت اور استقامت سے تعبیر پاتی ہے

" استقامت ۔۔۔ وہی ہے جس کو صوفی لوگ اپنی اصطلاح میں فنا کہتے ہیں اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے معنی بھی فنا ہی کے کرتے ہیں ۔ یعنی رُوح، جوش اور ارادے سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو جائیں اور اپنے جذبات اور نفسانی خواہشیں بالکل مر جائیں ۔ بعض انسان جو اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارادے کو اپنے ارادے اور جوشوں پر مقدم نہیں کرتے وہ اکثر دفعہ دُنیا ہی کے جوشوں اور ارادوں کی ناکامیابیوں میں اِس دُنیا سے اُٹھ جاتے ہیں ۔۔ نماز جو دعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدا تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے مقدم رکھا ہے ایسا ہی انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے ۔ اسمِ اعظم سے مُراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں اسی کی طرف ہی اشارہ فرمایا ہے ۔ اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے نیچے آ گئے اور اسکے اسمِ اعظم استقامت کے نیچے جب بیضۂ بشریت رکھا گیا پھر اس میں اس قسم کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ ملائکہ کا نزول اس پر ہوتا ہے اور کسی قسم کا خوف و حزن ان کو نہیں رہتا ۔

مَیں نے کہا ہے کہ استقامت بڑی چیز ہے ۔ استقامت سے کیا مُراد ہے ؟ ہر ایک چیز جب اپنے عین محل اور مقام پر ہو وہ حکمت اور استقامت سے تعبیر پاتی ہے ۔ مثلاً دوربین کے اجزاء کو اگر جُدا جُدا کر کے اصل مقامات سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھ دیں تو وہ کام نہ دے گی ۔ غرض وضع الشئ فی محلہ کا نام استقامت ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ ہیئت طبعی کا نام استقامت ہے ۔ پس جب تک انسانی بناوٹ کو ٹھیک اسی حالت پر نہ رہنے دیں اور اسے مستقیم حالت میں نہ رکھیں وہ اپنے اندر کمالات پیدا نہیں کر سکتی ۔ دعا کا طریق یہی ہے کہ دونوں اسمِ اعظم جمع ہوں اور یہ خدا کی طرف جاوے کسی غیر کی طرف رجوع نہ کرے خواہ وہ اس کی ہوا و ہوس ہی کا بُت کیوں نہ ہو ۔ جب یہ حالت ہو جائے تو اُس وقت اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا مزا آجاتا ہے ۔"

(حضرت اقدسؑ کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدۃ الوجود پر ایک خط)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ ر صلح ۱۳۴۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کے بغیر کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہوسکتی

گزشتہ یوم اقوامِ متحدہ پر اوتھانٹ سیکرٹری جنرل اسمبلی اور صدر اسمبلی مس اینجی بروکس کی طرف سے پیغامات شائع ہوئے ہیں جو ہم کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ ان دونوں پیغامات کے الفاظ اگرچہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن دونوں میں ایک ہی قسم کے احساسات بیان کئے گئے ہیں مسٹر اوتھانٹ برما کے باشندہ ہیں اور مس اینجی بروکس افریقہ کی رہنے والی ہیں۔ جہاں تک ادارہ اقوامِ متحدہ کے قیام کا تعلق ہے یہ ایک نہایت اہم اقدام ہے جو موجودہ مغربی تہذیب کے داناؤں نے اٹھایا ہے۔ اگرچہ آج مغربی تہذیب اخلاقی اقدار سے مبرّا ہوتی جا رہی ہے لیکن ایک مدت تک مذہب کے زیرِ اثر رہنے کی وجہ سے آج بھی ان میں ایسے انسان موجود ہیں جو مغربی تہذیب کے خود ہلاکتی رجحانات کے سخت شاکی ہیں اور چاہتے ہیں کہ دنیا میں ایسا نظام قائم ہو جائے جو امن و امان کا ضامن ہو اور انسان محبت اور صلح سے زندگی بسر کرنے لگیں۔

تاریخِ انسانی بتاتی ہے کہ انسان شروع ہی سے جنگجو واقع ہوا ہے کوئی دَور ایسا نہیں آیا جب تمام دنیا کے انسان تو کیا ایک خطے کے انسان بھی امن و امان سے کچھ عرصہ کے لئے زندگی بسر کر سکے ہوں۔ یہ درست ہے کہ بعض زمانوں میں بندگانِ حق کی تعلیم کے زیرِ اثر ایک ملک کے باشندوں کی اکثریت کم از کم نظری طور پر امنِ معاشرہ کی حامی رہی ہے۔ لیکن یہ کہنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے فلاں زمانہ میں دنیا کے تمام باشندے امن و امان کے اصولوں کے پابند رہے ہوں۔

چند روز ہوئے برطانیہ کے مشہور تاریخدان ٹائن بی کا ایک مضمون پاکستان ٹائمز لاہور میں شائع ہوا تھا جس میں اس نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ دشمن سے نرم سلوک اس سے مقابلہ کرنے کے مقابلہ میں بہتر ہے چنانچہ اس نے مسیح ناصری کے گرفتار ہونے کے وقت پطرس کا تلوار سے مقابلہ کرنے کا اظہار خود مسیح ناصری کے کردار کے مقابلہ میں درست نہیں تھا۔ کیونکہ آخرالذکر صورت میں ایک شخصی قربانی سے عام جنگ و جدل کا امکان ختم ہو گیا۔ لیکن مسٹر ٹائن بی نے اس بات کو نظرانداز کر دیا ہے کہ مسیح ناصری علیہ السلام کی قربانی بھی انسان کو ظلم و ستم سے نہ روک سکی۔ چنانچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ماننے والے تین سَو سال تک بھی باوجود نرمی کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ظالموں کے ظلم و ستم سے محفوظ نہ رہ سکی۔ ظالم لوگ انکی عاجزی اور بردباری سے قطعاً متاثر نہیں ہوئے اور ایک گال پر طمانچہ لگا کر دوسرے گال پر بھی طمانچہ مارنے کے لئے تیار ہوتے رہے ہیں۔ البتہ یہ درست ہے کہ ظلم کا نرمی سے جواب دینا سعید فطرت لوگوں پر ضرور اثر کرتا ہے اور اس لئے جب تک انسان کوشش سے اپنی فطرت میں دیر تک تربیت کرنے سے ایسا انقلاب نہ پیدا کرے یہ ممکن نہیں ہے کہ دنیا سے ظلم و ستم اور جنگ و جدل کے رجحانات ختم ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب نے انسان کو نماز روزہ اور دیگر مذہبی مشقوں کا پابند کیا ہے۔ اگرچہ انسان اس سے فائدہ اٹھانے میں کوتاہی بھی کرتے رہے ہیں لیکن اگر توازن کو قائم رکھا جائے تو دنیا میں ایسا معاشرہ برپا کیا جا سکتا ہے کہ جب یہ دنیا انسانوں کے لئے امن و امان کی جنت بن جائے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب انسان نفسِ مطمئنہ کا مقام حاصل کر لے۔

آج کی دنیا اور دنیا کی تاریخ سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ شاید دنیا میں کبھی وہ زمانہ نہیں آ سکتا جب انسانی معاشرہ حقیقی طور پر جنّت کا نمونہ بن جائے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ انسان اتنی قوتِ برداشت حاصل کر لے کہ انسانوں کے ظلم و ستم کے علاوہ قدرت کی قوتوں کو بھی انسان جو حادثوں کی صورت میں رونما ہوتی ہیں ہنسی خوشی برداشت کر لے۔ تاہم انسان میں جو مقابلہ کا جذبہ پایا جاتا ہے اس کو ایک ایسی سطح پر لایا جا سکتا ہے کہ دنیا سے ناجائز اقدامات اور بے انصافیوں کو کم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ بُرائی کا مقابلہ نہ کرو بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ زیادتی نہ کرو۔ اور یہ بات انسان میں تقویٰ کی روح کے نشوونما ہی سے ظہور پذیر ہو سکتی ہے۔ (باقی)

محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب کی بیعتِ خلافت سے متاثر ہو کر

راہ گم کردہ قافلے سے ملا
کل کا جوئندہ آج یابندہ

کھینچ لیتی ہے راستی اُس کو
جس کا ایمان سے ہو دلِ زندہ

بات تیری رہے گی اصلِ اصول
نام تیرا رہے گا تابندہ

ہے خلافت کے نُور سے روشن
ماضی و حال اور آئندہ

یہ ہے اسلام ہی کا پہلا سبق
مرکزیت سے قوم ہے زندہ

راہبر کی ضیائے رُخ سے نسیم
راہ کی گرد بھی ہے رخشندہ

"ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ"

(نسیم سیفی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

مسئلہ فلسطین ـــ اور ـــ عالمِ اسلام

یہودیوں کی اسلام دشمنی کا مذہبی پس منظر ۔ ارضِ مقدسہ کا حقیقی وارث کون ہے؟

از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر ربوہ

(۲)

تاریخ شاہد ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد ۷۰ء میں طیطس رومی نے یروشلم پر حملہ کیا۔ بڑی تباہی مچائی لکھا ہے کہ شہر پر مکمل قبضہ ہونے سے قبل چھ لاکھ لاشیں گیٹ سے باہر پھینکی جا چکی تھیں۔ قبضہ کے بعد جو کچھ ہتی الامان الحفیظ۔۔ اس نے قتل و غارت کے علاوہ مسجد داؤد (ہیکل سلیمان) کو مسمار کیا۔ اس کی فصیل کی مغربی دیوار کو عمداً چھوڑ دیا۔ تاکہ آئندہ نسلیں طیطس رومی کی طاقت کا اندازہ لگا سکیں۔ جس نے اتنی مضبوط عمارت کو مسمار کیا ہے۔ مقدس کتب کو آگ لگا دی۔ یہود ذلیل بندروں کی طرح دوسری قوموں کے دست نگر بن کر رہ گئے۔ جب کبھی امن نصیب ہوا تو اسی صورت میں کہ کسی قوم سے عہد و پیمان کے ذریعہ اس کی پناہ لے لی۔ انسانوں کے سہارے کب وفا کرتے ہیں۔ ادھر یہود بھی کب اپنی سرشت سے باز آ سکتے تھے۔ اس قوم کے مصائب کبھی ختم نہ ہوئے۔ مسلمانوں کے عروج کے زمانہ میں ان کو عیسائیوں کے مظالم سے نجات ملی۔ ورنہ عیسائی دنیا ان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے پر تلی ہوئی تھی۔ اس ناشکرگزار قوم نے اپنے خالق و مالک خدا کے احسانوں کو نہ پہچانا مسلمانوں کے اس احسانِ عظیم کو کب پہچانتی۔ آج یہودیوں نے دیکھا کہ مسلمان سیاسی طور پر کمزور ہو گئے ہیں۔ تو اپنے دشمن عیسائیوں سے گٹھ جوڑ کر کے اپنے محسنوں کے خلاف نبرد آزما ہیں۔

ان حقائق کو تفصیل سے اس لئے بیان کیا گیا ہے۔ تا معلوم ہو کہ یہود کی حالتِ بد اور ان پر مصائب و آلام اور عذابوں کا آنا ان کے اپنے اعمالِ سیئہ کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے شریعت کو توڑا احکامِ الٰہی سے عدول کیا۔ بدی و شرارت کی راہ اختیار کی۔ گناہوں سے ارضِ مقدسہ کو نجس کیا۔ تب قہرِ خداوندی نے ان کو پکڑا۔ سو یہود ان برکاتِ الٰہیہ اور نعماءِ خداوندی سے محروم ہو چکے ہیں۔ جن کا وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے کیا گیا تھا۔ اب وہ ساری برکات امتِ مسلمہ کی طرف منتقل کر دی گئی ہیں۔

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (حج آخری آیت)

(اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیم کے دین کو اختیار کرو۔ کیونکہ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔

حقیقی وارث امتِ مسلمہ ہے

امتِ مسلمہ من حیث القوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہے۔ اور اس کے ورثہ کی حقیقی وارث۔ پس اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ واقعی کلامِ الٰہی اور ارضِ مقدسہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل میں سے پیدا ہونے والے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو دے دی گئی ہے۔ اور مسلمان قوم ہی ان کی حقیقی وارث ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ کہ یہود کے نزدیک اس دنیا میں ان کا سب سے خطرناک دشمن اور مدمقابل جس کی بقا یہود ایک لحظہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ صرف اور صرف امتِ مسلمہ ہے۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے

فرماتا ہے:۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

تو مومنوں سے عداوت رکھنے میں یقیناً یہودیوں کو اور ان لوگوں کو جو مشرک ہیں سب سے زیادہ سخت پائے گا۔ (مائدہ آیت ۸۲)

کیا سنگدل یہود ایک لحظہ کے لئے بھی بھول سکتے ہیں۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دعوے ہے کہ

۱۔ تورات و انجیل کی پیشگوئیوں کا مصداق میں ہوں۔ اور وہ باغ جس کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی کہا تھا۔

"خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جاوے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لاوے دے دی جائے گی۔"

اس بادشاہت کا وارث میں اور میری امت ہے۔

۲۔ قرآن مجید کامل و مکمل شریعت ہے اور تمام سابقہ شرائع منسوخ کر دی گئی ہیں۔

۳۔ آئندہ کے لئے بیت المقدس کا قبلہ منسوخ۔ اب ساری دنیا کا مرکز توحید قبلہ اقوامِ عالم صرف کعبۃ اللہ ہوگا۔

۴۔ اب کوئی ملت نہ رہے گی سوائے ملتِ اسلامیہ کے۔ اسراء کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عملاً انبیاء سابقین کی امامت فرمائی۔ اور ان کو نماز پڑھائی۔ جس کا صاف مطلب تھا کہ انبیاء سابقین کی تمام امتوں کو بلا استثنا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و اتباع کرنی ہوگی۔

یہود کی اسلام دشمنی

یہود مدینہ منورہ میں آباد تھے۔ انہوں نے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ان دعاوی کو سنا۔ تو آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ ان کے دلوں میں کس قدر المناک آتش حسد و دشمنی بھڑکی ہوگی معمولی سے معمولی آدمی کو بھی جب یقین ہو جاوے کہ اس کے ورثہ کا کوئی اور دعویدار پیدا ہو گیا ہے۔ تو وہ اس محرومی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ پھر یہود جو خود کو خدا کی برگزیدہ قوم اور ابناء اللہ اور خدا کے محبوب ہونے کے دعویدار تھے۔ اس پوزیشن کو کب برداشت کر سکتے تھے۔ اور وہ بھی اس امی قوم کے سامنے جن کے وہ پہلے معلم اور مشیر بنے ہوئے تھے۔ ساری برکات ایک امی نبی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو منتقل کر دی گئی تھیں۔ اس احساس محرومی کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ یہود اس صدمہ جانکاہ سے دشمنی میں دیوانہ ہو کر ایسی خطرناک کارروائیوں پر اتر آئے۔ جن کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹایا جا سکے۔ کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کی کوشش کی گئی۔ کبھی پتھر پھینک کر شہید کر دینے کی جسارت کی۔ کبھی مسلمانوں کے اندر فساد ڈالنے کے منصوبے کئے گئے جب ان حرکتوں سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تو کعب بن اشرف۔ یہودی سردار نے مکہ اور دوسرے عرب قبائل کا دورہ کیا۔ اور سارے عرب میں بغض و کینہ اور دشمنی پیدا کر دی۔ اور اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ سارا عرب یکبارگی مدینہ پر حملہ آور ہو۔ اور ادھر مدینہ کے یہودی ان کی مدد کریں گے۔ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں عرب کے چیدہ جنگجو بہادر پچیس ہزار کی تعداد میں مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ اس جنگ احزاب سے پہلے مدینہ کے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان معاہدہ موجود تھا۔ کہ مدینہ پر حملہ کی صورت میں دونوں قومیں ملکر دفاع کریں گی۔ مگر یہودی دغا دے گئے۔ ایسے وقت میں جو امتِ مسلمہ کے لئے انتہائی نازک وقت تھا۔ دشمنانِ اسلام پورے وثوق سے دعوے کر رہے تھے۔ کہ اب مسلمانوں کو مٹا دیا جائے گا۔ قرآن کریم نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

"اے مومنو! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کی جبکہ تم پر لشکر چڑھ آئے تھے۔ اور ہم نے ان کی طرف ایک ہوا بھیجی تھی۔ اور ایسے لشکر بھیجے تھے۔ جن کو تم نہیں دیکھتے تھے۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔ ہاں اس وقت کو یاد کرو۔ جبکہ تمہارے مخالف اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی آ گئے تھے۔ اور جبکہ آنکھیں گھبرا کر ٹیڑھی ہو گئی تھیں۔ اور دل دھڑکتے ہوئے حلق تک آ گئے تھے۔ اور تم اللہ کے متعلق مختلف شکوک میں مبتلا ہو گئے تھے اس وقت مومن ایک بڑے ابتلاء میں ڈال دیئے گئے تھے۔ اور سخت ہلا دیئے گئے تھے۔ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں بیماری تھی کہنے لگ گئے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے صرف ایک جھوٹا وعدہ کیا تھا۔ اور جبکہ ان میں سے ایک گروہ یہ بھی کہنے لگ گیا تھا کہ اے مدینہ کے لوگو! اب تمہارے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں۔ پس اسلام سے مرتد ہو جاؤ اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اجازت مانگنے لگ گیا تھا۔ اور کہنے لگ گیا تھا کہ ہمارے گھر دشمن کی زد میں ہیں۔ حالانکہ وہ دشمن کی زد میں نہ تھے وہ صرف بھاگنے کا ارادہ کر رہے تھے۔ ... چنانچہ دیکھو جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔"

(احزاب رکوع ۲)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا وعدہ یہ تھا کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک منظم لشکر (کی ہم خبر دیتے ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر پر حملہ کرے گا مگر) آخر وہاں سے بھاگ جائے گا"۔
(ص آیت ۱۲)

"ان کی جماعت کو عنقریب شکست دی جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے"۔ (قمر آیت ۴۶)

کعب بن اشرف یہودی سردار اور مدینہ کے یہودی قبائل کی یہ شرارتیں ان کے اندرونی اسلام دشمنی پر بیّن دلیل ہیں۔ اسلام کے قادر و توانا عزیز و حکیم خدا نے ایسے نازک وقت میں ہوا کے ساتھ مدد کی۔ لشکروں کی آگیں بجھ گئیں۔ جس سے انہوں نے بدشگونی لی۔ اور اپنے خیمے اکھاڑ کر بھاگ گئے۔ وہ خدا اب بھی زندہ ہے۔ اور اسلام کی حفاظت فرمائے گا۔ مسلمانوں کو تباہ نہ ہونے دے گا۔ خواہ یہود اور مشرک ہنود کتنا بھی زور لگالیں۔

ان حقائق کی موجودگی میں اگر مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ اسرائیل کا تنازعہ صرف عربوں کے ساتھ ہے۔ تو وہ غلطی خوردہ ہیں۔ کیا حالاتِ حاضرہ پر نظر رکھنے والا مسلمان نہیں جانتا کہ عیسائیوں کے موجودہ پوپ نے یہودیوں کو خونِ مسیح سے بری کر دیا ہے۔ کیوں؟ تا یہودی مسلمانوں کو زک پہنچانے میں مؤثر ہتھیار بن جاویں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی باہمی دشمنی ختم ہو جائے۔ اور عیسائی حکومتیں اسرائیل کو مدد دینے میں کوئی ہرج نہ سمجھیں۔

کیا کوئی کمزور سے کمزور مسلمان یہ برداشت کرسکتا ہے۔ کہ اسرائیل اپنی طاقت کے نشہ میں عربوں پر حملے کرتا رہے۔ اور مسلمانانِ عالم ان کمزور عربوں کی مدد کو نہ پہنچیں۔ بلکہ تماشائی بنے رہیں۔ عرب اپنی کمزوری کے باوجود ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ عالمِ اسلام پر ان کا احسان ہے۔ فرض کرو خدا نہ کرے، عرب ہمت ہار جائیں۔ اور دوسرے مسلمان ممالک بھی اسرائیل کو برداشت کرلیں۔ تو کیا مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ یہود کی زد میں نہیں ہوگا۔؟ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ لیکن اگر ایسا ہوگیا۔ تو مسلمان قیامت کے دن خدا اور خدا کے رسول کو کیا منہ دکھائیں گے۔

ارضِ مقدسہ پر یہود کا موجودہ قبضہ

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان حقائق کی موجودگی میں کہ خدا کے وعدہ کے مطابق ارضِ فلسطین مسلمانوں کی میراث ہے۔ تو پھر آج یہود نامسعود کیوں اس پر قابض ہیں؟ سو یاد رہے کہ اس وقت یہود کا قبضہ بھی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں کفر و اسلام کی فیصلہ کن جنگ غزوۂ احزاب تھی۔ جس میں کفر کی طرف سے اہم کردار یہودیوں نے ادا کیا۔ اس آخری دور میں بھی ایک فیصلہ کن جنگ مقدر تھی۔ اخبار و روایات میں آتا ہے کہ یاجوج و ماجوج خروج کریں گے۔ یعنی دو سیاسی طاقتیں ظاہر ہوں گی مگر مسلمان ان کا مقابلہ طاقت سے نہ کرسکیں گے۔

یاجوج ماجوج آپس میں لڑیں گے اور تباہ ہو جاویں گے۔ ان کی تباہی کے بعد اسلام کو حقیقی عروج نصیب ہوگا۔ اس کے علاوہ لکھا ہے۔ کہ دجال اپنے مکر و فریب سے اسلام پر حملہ آور ہوگا۔ اس دجال کو قتل کرنے کے لئے مسیح موعود و امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار یہود ہونگے جو ہر قسم کے ہتھیاروں سے پوری طرح لیس ہونگے۔

(باقی)

ساقی بہ خمستانِ مسیحِ محمدؐ است

چہ دلربا زبانِ مسیحِ محمدؐ است
چہ دلکشا بیانِ مسیحِ محمدؐ است

کلکے کہ رازِ آیۂ قالُوا بلیٰ کشود
حقا کہ در بنانِ مسیحِ محمدؐ است

از شرق تا بہ غرب بہارے کہ بنگری
از دستِ گلفشانِ مسیحِ محمدؐ است

بگزار ذکرِ دورِ مسیحائے موسویؑ
بہتر ازاں زمانِ مسیحِ محمدؐ است

با تشنگانِ بادۂ عرفاں خبر دہید
ساقی بہ خمستانِ مسیحِ محمدؐ است

آہِ رسا کہ دردِ محبت بکس نہ داد
از بہرِ عاشقانِ مسیحِ محمدؐ است

اے بے خبر بہ گنبدِ گردوں چہ می پری
برتر ازاں جہانِ مسیحِ محمدؐ است

ناصر کہ شد مبشّرِ بنخود امامِ ما
مردِ خدا بجانِ مسیحِ محمدؐ است

(مبشر احمد راجیکی)

ابھی کام مکمل نہیں ہوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمام اطفال کو تاکیدی ارشاد فرمایا تھا کہ وہ سب کے سب جلسہ سالانہ سے قبل سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرلیں۔ قائدین مجالس یاد رکھیں کہ جب تک اس ارشاد کی سو فیصد تعمیل نہیں ہو جاتی۔ ان کا کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ جو اطفال ابھی تک یہ آیات مکمل یاد نہیں کرسکے۔ ان سب کو آیات یاد کروانے کی خاص مہم جاری کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

جملہ قائدین کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے۔ کہ وہ خدام کے کوائف کی فہرست جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال کردیں۔ اس سلسلہ میں تجنید فارم انہیں بھیجے جا چکے ہیں۔

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وقفِ جدید کے نئے سال کے لئے

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عطیہ جات

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز	۹۰۰ ــ ۰۰ روپے
۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۱۰۰ ــ ۰۰ "
۳۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۱۰۲ ــ ۰۰ "
۴۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ	۲۲۵ ــ ۰۰ "
۵۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	۴۰ ــ ۰۰ "
۶۔ جناب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۲۴۱ ــ ۰۰ "
۷۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید	۳۲۵ ــ ۰۰ "
۸۔ جناب پیر معین الدین صاحب	۱۵۵ ــ ۰۰ "
۹۔ جناب سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ	۴۰ ــ ۰۰ "
۱۰۔ جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	۱۵۸ ــ ۰۰ "

(باقی)

قادیان (بھارت) میں جماعت احمدیہ کے اکہتّرویں کامیاب جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

علمائے سلسلہ کی مذہبی۔ روحانی اور علمی تقاریر۔ عبادتوں، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پُر کیف اور روح پرور نظارے

قسط نمبر ۳

دوسرے دن کا شبینہ اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا شبینہ اجلاس مسجد اقصےٰ میں ۸ بجے شب محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب ایم اے ڈی لٹ آف پٹنہ کی زیر صدارت مکرم صالح محمد خاں صاحب شاہد کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب کی نظم کے ساتھ شروع ہوا۔

ذکر حبیبؑ

سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے ذکر حبیبؑ کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے حضورؑ کی سیرت میں سے شفقت علی خلق اللہ جذبۂ ہمدردی۔ خدام کے ساتھ حسن سلوک وغیرہ موضوعوں پر مختلف روایتیں بیان فرمائیں جو ازدیاد ایمان کا باعث اور نہایت روح پرور تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ کریمہ کے واقعات سن سن کر تمام حاضرین خوب خوب محظوظ ہوتے رہے۔

امام وقت کی ضرورت اور ان کے کام

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی مذکورہ موضوع پر ہوئی۔

اس پرجوش تقریر کے بعد چند اعلانات ہوئے اور شبینہ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

تیسرے دن کا پہلا اجلاس

اس مقدس جلسہ کی تیسری نشست کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوا۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم مولوی صالح محمد خاں صاحب شاہد کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

موجودہ زمانہ کے بارہ میں اسلام کی پیشگوئیاں

عنوانِ بالا پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے ایک بسیط تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور وقتِ مقررہ پر ان کا پورا ہونا آپ کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ قرآن کریم نے موجودہ زمانہ کے حالات کا نہایت بہترین نقشہ کھینچا ہے

جماعت احمدیہ مالی قربانیوں کے میدان میں

اس موضوع پر مکرم محترم چوہدری مبارک علی صاحب ناظر بیت المال (آمد) نے تقریر کی۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات کو بیان کرنے کے بعد پیدا شدہ ناساعد حالات کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان حالات کے بعد خدا تعالےٰ نے جس رنگ میں جماعت میں پھر ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ مالی لحاظ سے جماعت کو خدا تعالےٰ نے دوبارہ اٹھنے کی جو ہمت عطا فرمائی ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ چنانچہ تقسیم ملک کے کچھ ماہ کے بعد مرکزی دفاتر کی تنظیم کو پھر سے شروع کیا گیا۔ اور دوسری طرف احباب جماعت کے قلوب کے اندر مالی قربانی کے غیر معمولی جذبات پیدا ہوئے تقسیم کے بعد پہلے سال انجمن کا سالانہ بجٹ صرف پچاس ساٹھ ہزار روپے تھا مگر یہ ترقی کرتا چلا گیا اور آج جماعتِ ہند کی مجموعی مالی قربانی کا سرسری جائزہ لیا جائے تو ۱۲/۱۱ لاکھ روپیہ سالانہ سے کم نہیں ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے افراد میں دین کے لئے مالی قربانیوں کا یہ معجزانہ انقلاب اللہ تعالےٰ کے ایک برگزیدہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اس لئے پیدا ہوا کہ ہر احمدی کا یہ پختہ ایمان ہے کہ

> "اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"
>
> (فتح اسلام)

موصوف نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف ضروریات کا ذکر کرنے کے بعد مالی قربانیوں کی ضرورت پر زور دیا

خالق و مخلوق کا رشتہ

اس اجلاس کی تیسری تقریر مذکورہ بالا عنوان پر مکرم و محترم جناب ڈاکٹر اختر احمد صاحب اورینوی ڈی لٹ پٹنہ کی تھی۔ آپ نے اس موضوع کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مضمون حاصل حیات ہے۔ زندگی اور عالم کی پیدائش کی غرض اس مضمون سے وابستہ ہے۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ خدا تعالیٰ اور اس کی خلقت کا کیا رشتہ ہے اور ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق بنیادی بات یہ ہے کہ الہام کے سوا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم کمزور انسان اس رشتۂ محبت کو جانیں۔ کیونکہ محبت کی راہ بہت لطیف اور پیچیدہ ہے اور یہ معاملہ بڑا ہی نازک ہے۔ ایک طرف الہام الٰہی خود ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتا ہے تو دوسری طرف خود اس نے ہماری روحوں اور ہمارے نفسوں کے اندر وہ تقاضۂ محبت رکھ دیا ہے جس کے تحت ہم اس محبت و رشتہ داری کی طرف بڑھتے ہیں۔ پھر اس کی محبت ہی ہمیں اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ یہی راز ہر نبی نے ہمیں بتایا ہے اور اب پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پر اس راز کا انکشاف فرمایا ہے۔ آئینہ کمالاتِ اسلام میں یہ نکتہ غیر معمولی لطافتوں رفعتوں اور گہرائیوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

فاضل مقرر نے نہایت سلجھے ہوئے طریق سے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا میں ہمیں مختلف قسم کی آگ نظر آتی ہے۔ یعنی ظلم وستم جنگ وجدال جھوٹ، فریب، خیانت اور بددیانتی وغیرہ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آگ سے آگ ہی بچا سکتی ہے۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کی اس آگ کو بھی دور کرنے کے لئے ایک آگ ہی کی ضرورت ہے۔ اور یہ عشق الٰہی اور محبت خداوندی کی آگ ہے۔

موصوف نے جدید ترین نفسیات کی روشنی میں خالق و مخلوق کے باہمی رشتہ کو بیان کرنے کے بعد بتایا کہ ہمیں الہام الٰہی کے ذریعہ شریعت ملتی ہے اور شریعت کی برکت سے ہمیں ثقافت عالیہ بھی ملتی ہے۔ آپ نے آیت قرآنی هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ کی نہایت دلنشین انداز میں تشریح کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے یہ تینوں اوصاف بیان کئے اور بتایا کہ کائنات اور اس کی تفصیلات جس طرح ہمارے سامنے آئی ہیں وہ خدا تعالیٰ کی صفتِ مصوری کی دلیل ہیں۔ انسان کی تخلیق ایک معجزانہ تخلیق ہے۔ شاہکار اور فنکار دونوں کے تعلق سے شاہکار اپنی تکمیل کی منزلوں تک پہنچتا ہے۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خالق و مالک کے مابین رشتہ کی نہایت اونچی اور بلند منزل خدا تعالےٰ نے ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى میں بیان فرمائی ہے۔ محترم پروفیسر صاحب کی یہ تقریر جو انتہائی علمی اور معلوماتی تھی نہایت توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

درخواست دُعا

میری دادی جان پر جلسہ سالانہ کے ایام میں اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے۔ انہیں بغرض علاج لاہور لے جایا گیا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

صلاح الدین
کارکن دفتر آڈٹ

مسیح ناصری علیہ السلام کی ہجرت اور قبر ہندوستان میں

اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا صحیح مقام بیان کیا حضرت مسیحؑ کی حیات۔ آپ کے کام۔ اور وفات، قرآن کریم اور اناجیل کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد نہایت تفصیل سے صلیبی واقعہ اور اس کے بعد کے حالات ناقابلِ تردید دلائل سے ثابت فرمائے آپ نے مختلف انجیلی حوالوں سے ثابت فرمایا کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ صلیبی واقعہ سے نجات پاکر مختلف مشرقی ممالک کا دورہ کرتے ہوئے کشمیر پہنچے اور وہیں وفات پائی۔

جلسہ سالانہ کی آخری نشست

اس مبارک و مقدس اجتماع کا آخری اجلاس مسجد اقصٰے میں ۲۰ فتح کو ۸ بجے شب مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترم حافظ عبدالرشید صاحب کی تلاوت اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ مظفر پور نے تقریر کی۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے آپ کی سیرت کے بعض زرین واقعات بیان فرمائے۔

صدارتی تقریر

آخری تقریر صدر جلسہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی ہوئی تو آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت طیبہ کے متعلق بعض تاریخی اور اخلاقی واقعات بیان فرمائے۔ اور بتایا کہ آپ نے دنیا سے معدوم شدہ اخلاقِ عالیہ کو از سرِ نو قائم فرمایا۔ آپ نے قادیان کا ۱۸۸۵ء کے ماحول کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں جب کہ قادیان کو کوئی جانتا بھی نہ تھا حضورؑ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بظاہر ناممکن نظر آنے والی یہ بات خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت سے پوری ہوئی اور خدا کے فضل سے ایک طرف جماعت بڑھتی گئی۔ دوسری طرف چندے بڑھتے گئے اور تیسری طرف تبلیغی نظام عالمگیر ہوتا گیا اور اب بفضلہ تعالیٰ ہمارا بجٹ ایک کروڑ تک پہنچ چکا ہے۔

اس کے بعد حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے بھی ذکرِ حبیب کے موضوع پر بعض ایمان افروز واقعات سنائے اور آخر میں ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ اور ہمارا یہ مقدس و مبارک سالانہ جلسہ ختم ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے جن احباب کرام کو اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کی سعادت بخشی ان کے حق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہی وہ دعائیہ کلمات درج کرتے ہوئے اس رپورٹ کو ختم کیا جاتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات دور فرمادے ان پر آسان کردے اور ان کے ہم و غم دور فرمادے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھائے۔ جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔"

(بدر قادیان یکم جنوری ۱۹۷۰ء)

ضرورت سائنس ٹیچر

وکالت زراعت کو تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ میں سائنس پڑھانے کے لئے فوری طور پر ایک B.Sc. ٹیچر کی ضرورت ہے ٹرینڈ اور تجربہ کار احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوادیں تعلیمی کوائف اور سندات کی نقول بھی شامل کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد ماسٹر الف دین صاحب جو کہ سلسلہ کے پرانے خادم تھے یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو وفات پاگئے۔ دعا کریں کہ خداوند کریم ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

عبدالقیوم کھوکھر (جنرل سٹور کوٹلی آزاد کشمیر)

وقف جدید کے نئے سال کیلئے اپنے وعدہ جات سے جلد اطلاع فرمادیں

یہ اعلان پہلے بھی کیا جاچکا ہے کہ وقف جدید کا نیا سال مورخہ یکم جنوری ۱۹۷۰ء سے شروع ہوچکا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض جماعتوں نے نہ صرف اپنے وعدہ جات پیش فرمائے ہیں بلکہ ان میں سے بعض احباب نے اپنے وعدہ جات کی نقد ادائیگی کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی سعیٔ عظیم فرمائی ہے۔

یہ لازمی ہے۔ کہ تمام جماعتوں کے عہدیدار اعلان کو دیکھتے ہی اپنے وعدہ جات کی فہرستیں مرتب فرمادیں۔ اگر ان کے پاس فارم نہ ہوں۔ تو سادے کاغذ پر ہی دو ستونوں کے اسماء کے سامنے ان کے وعدوں کی رقوم لکھی جادیں۔ اور پھر انہیں التزام کے ساتھ فوری طور دفتر ہذا کو بھیجوایا جاوے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے کارکنوں کو اس کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

جناب لطف اللہ الیاس آف نائیجیریا کا تعلیم الاسلام کالج کے طلباء سے خطاب

۱۱ر جنوری ۱۹۷۰ء کو تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام جناب لطف اللہ الیاس (جو کہ نائیجیریا کے ہفتہ وار اسلامی اخبار "دی ٹروتھ" کے اعزازی مدیر ہیں) نے طلباء سے نائیجیریا کے بارے میں خطاب فرمایا۔ آپ نے طلباء کو وہاں پر اسلام کی ترقی اور اس کے مستقبل کے بارے میں بتایا۔ تقریر کے بعد طلباء کو سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔

اجلاس کی صدارت عاصم صحرائی صدر یونین اور سیکرٹری کے فرائض ناصر جاوید خان نے سرانجام دیئے۔ یہ اجلاس قریباً پونے دو گھنٹے جاری رہا

(صدر یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

کامیابی کا معیار

اطفال الاحمدیہ کو سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کروانے کی کامیابی کا معیار یہ ہے کہ کوئی ایک طفل بھی ایسا نہ رہے۔ جس نے یہ آیات یاد نہ کرلی ہوں۔ پس قائدین مجالس اور قائدین اضلاع کا فرض ہے کہ جب تک وہ اس معیار کو حاصل نہیں کرلیتے اپنے کام کو مکمل نہ سمجھیں اور پوری ہمت کے ساتھ کام کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔ آمین

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

بندہ کے دوست چوہدری نذر احمد صاحب گل قائد خدام الاحمدیہ مجلس ضلع سکھر سندھ ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان کی باعزت بریت کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ میری اہلیہ صاحبہ کا پتے کا اپریشن قریباً ۱۱ دن ہوئے ہوا تھا جس کے باعث بہت کمزوری ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (صوفی ارشاد محمد حنیف از لاہور)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

بہت سی بیماریاں لاعلمی اور عدم احتیاط سے پیدا ہوتی ہیں

علم سے انسان کی زندگی قائم ہے۔ اور اس کے سبب اس کی زندگی بہتر بھی ہوتی ہے۔ اور بڑھتی بھی ہے۔ یہ علم ہی ہے جس کے طفیل انسان کو عضلات کی کمزوری کے متعلق معلومات حاصل ہوئیں۔ اور انسان کی زندگی بڑھانے اور صحت مند رہنے کے طریقے دریافت ہوئے۔ انسان نے علم سے ہی زندگی کو درپیش خطرات اور ان سے حفاظت کے طریقے سیکھے۔ اور مدافعت کی صلاحیں نکالیں۔ دورِ جدید کا طبی ماہر ہر بیماری سے مدافعت کے متعلق سوچتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بیماری اور اس کا علاج تکلیف دہ بھی ہوتا ہے۔ اور مہنگا بھی پڑتا ہے۔ اس کے برعکس مدافعت میں بہت کم تکلیف ہوتی ہے۔ اور مدافعتی تدابیر اختیار کرنے سے امراض سے بچنے کے لئے نجی اور قومی اخراجات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ بعض ایسی بیماریاں ہیں۔ جن سے مکمل مدافعت ممکن نہیں ہے۔ مگر ان کی بھی شدت کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اگر انسان حفاظت کے باوجود بیماری کا شکار ہو جائے۔ تو بیماری ہلکی ہوتی ہے۔ اس پر آسانی سے غلبہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اکثر خطرناک پیچیدگیاں پیدا ہی نہیں ہوتیں جہاں تک عمر کا مسئلہ ہے تو بڑھاپا ہر انسان پر آتا ہے۔ مگر سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ انسانی جسم میں درمیانی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی بعض ایسی تبدیلیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ جن کے نتیجہ کے طور پر اعضاء کمزور ہونے لگتے ہیں۔ اور بڑھاپے کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ مگر بڑھاپے کی رفتار کو کم کیا جا سکتا ہے اگر انسان اپنی زندگی میں حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کرے تو صحت بہتر رہتی ہے۔ اور نتیجہ میں اسے لمبی صحت مند زندگی حاصل ہوتی ہے زندگی کو نقصان پہنچانے والے تمام تر اسباب مثلاً جذبات، پریشانی، شور، کاہلی شراب اور

سگرٹ نوشی اور کثرت خوراک سے احتیاط لازمی ہے۔ ۵۰ فیصدی لوگوں میں دل اور شریانی بیماریوں سے اموات واقع ہوتی ہیں۔ اور صرف پانچ فیصدی لوگ زیادہ عمر کے سبب ہلاک ہوتے ہیں۔ دل اور شریانی بیماریوں سے متاثر ہونے والے لوگوں کے خون میں کولسٹرال زیادہ ہوتی ہے۔ اور خون کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ عموماً یہ لوگ کثرت سے سگرٹ پینے والے ہوتے ہیں۔ اور ان کی غذا میں ایک طرف زیادہ مقدار میں کیلوریز ہوتی ہیں۔ اور دوسری طرف بہت زیادہ چربیاں ہوتی ہیں۔ یہ لوگ آرام سے بیٹھے رہنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وزن زیادہ ہوتا ہے۔ اور دماغی اور جذباتی بوجھ برداشت نہیں کر سکتے

مردوں میں سینہ کا سرطان اکثر سگریٹ نوشی کے سبب پیدا ہوتا ہے تازہ ترین معلومات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جن لوگوں کے پھیپھڑوں میں سرطانی اثرات شروع میں دیکھے گئے۔ اور ان کی سگرٹ نوشی ختم کرا دی گئی۔ پھر ڈیڑھ سال کے عرصہ کے بعد جب ان کا دوبارہ امتحان لیا گیا تو سرطانی اثرات ختم ہو چکے تھے خواتین کے سینہ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ غیر شادی شدہ معمر خواتین، دودھ نہ پلانے والی ماؤں اور خاندانی ہسٹری رکھنے والی خواتین کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ ذیابیطس ایک اور خطرناک مرض ہے جس کا تدارک ممکن ہے۔ اگر اس مرض کی پیشاب میں شکر آنے کے مرحلہ سے قبل ہی تشخیص کر لی جائے۔ تو غذائی احتیاط سے بیشتر واقعات میں اس بیماری کا تدارک بھی ہو سکتا ہے۔

ذیابیطس کے درجہ پر پہنچنے والے لوگ اکثر موٹے ہوتے ہیں۔ اور ان کا عام وزن زیادہ ہوتا ہے۔ ان کے خون میں بھی کولسٹرال زیادہ ہوتا ہے۔ اور چکنائیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں، علاوہ ازیں جسم میں شکر برداشت کرنے کی قوت کم ہوتی ہے۔ ان سب علامات کو مناسب اقدامات سے کم کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح ذیابیطس کو حقیقۃً یہ مرض لاحق ہونے سے قبل ہی رد کیا جا سکتا ہے۔

(امروز ۱۰ ؍ جنوری ۱۹۷۰ء)

اعلانِ ولادت

میری بچی عزیزہ نصرت محمودہ سلمہا اللہ تعالیٰ بیگم عزیزم چوہدری ناصر احمد گھمن ایڈووکیٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کل مورخہ ۷ ؍ جنوری ۱۹۷۰ء بروز بدھ پہلی لڑکی عطا فرمائی۔ عزیزہ میری نواسی اور مکرم چوہدری کرنل نظام الدین صاحب آف بنگرائیں کی پوتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بچی کی ولادت کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک فرمائے۔ اس کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور اسے خادمہ دین بنائے۔ آمین

خاکسار (چوہدری) عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد

خوشی کا پیغام

انعام پانیوالوں کو

مبارک باد

اِنعامی نمبر اندر ملاحظہ فرمائیے

۱۵ ؍ جنوری ۱۹۷۰ء کو ہونے والی قرعہ اندازی میں پانچ روپے والے انعامی بانڈ کے ہر سلسلہ پر دس ہزار روپے سے سو روپے تک ۱۲۸ انعامات نکلے ہیں۔

قرعہ اندازی کے نتائج، ڈاک خانوں، ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ سیونگ دفاتر سے بھی دستیاب ہیں۔

دس روپے اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ خرید کر ہر مہینہ خوشی کا پیغام لیجئے انعامی بانڈ دوہری مسرت فراہم کرتا ہے۔

بچت کی بچت ——— اِنعام کا اِنعام

منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ نیشنل سیونگز ——— اسلام آباد

ORIENT

نایاب سیٹ الفضل وغیرہ

الفضل ۱۹۱۳ء سے اب تک۔ اس کے علاوہ الحکم۔ البدر۔ پرانا شروع سے آخر تک قادیان کے زمانہ کا قابل فروخت ہے۔ نیز ریویو اردو تشحیذ الاذہان۔ ابتدائی اور فرقان، مصباح، خالد۔ تحریکِ جدید۔ انصار اللہ وغیرہ کے سیٹ بھی موجود ہیں۔ ان قیمتی خزائن کی تڑپ رکھنے والے احباب توجہ فرمائیں۔

لوط معرفت مینجر الفضل

مایوس اور لاعلاج مریضوں کے علاج کے لئے

۵۰ اسے زائد مجربات

کا کتابچہ کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

کتاب
اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم، کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں۔

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

عباد الرحمٰن کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ وہ شرک کے کبھی قریب نہیں جاتے

وہ توحید کو زمین پر پھیلانے کے لئے ہر قسم کی جائز کوششیں عمل میں لاتے رہتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے کہ رحمٰن کے بندوں کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ شرک نہیں کرتے۔ اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہوا ہے ہاں خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ طریق پر قتل کرنا پڑے تو ایسا کر دیتے ہیں جیسے جہاد میں یا قاتل کو اس کے قتل کی سزا دینے کے لئے یہ علامات بھی ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی زندگیوں میں نہایت نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہیں۔ انہوں نے توحید کی اشاعت کے لئے وہ قربانیاں پیش کیں کہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں ان کا ذکر پڑھ کر انسانی قلب لرز جاتا ہے۔ وہ خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لانے کی وجہ سے قتل کئے گئے ان کے اموال چھین لئے گئے ان کی عورتوں کی آبرو ریزی کی گئی۔ انہیں اپنے وطن سے بے وطن کیا گیا۔ انہیں تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ اُن کے سینوں پر بڑے بڑے بھاری پتھر رکھ کر ان پر جوتوں سمیت کودا گیا اور انہیں لات و منات اور عزیٰ کی پرستش پر مجبور کیا گیا مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کے عشق میں کچھ ایسے سرشار تھے کہ اُن کی زبانوں سے اگر کوئی فقرہ نکلا تو صرف یہی کہ خدا ایک ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے یہاں تک پیشکش کی کہ ہم آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ صرف اتنا مطالبہ آپ منظور کرلیں کہ ہمارے بتوں کو بُرا بھلا نہ کہیں مگر اتنی بڑی پیشکش کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے مطالبہ کو نہایت حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہ کیا کہ خدائے واحد کی توحید میں کوئی فرق واقع ہو بلکہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لا کر کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالیٰ کی توحید کے اعلان سے باز نہیں رہ سکتا پھر آپ کی آنکھوں کے سامنے محض توحید کو تسلیم کرنے کے جرم میں آپ کے عزیز ترین صحابہؓ پر بڑے بڑے مظالم توڑے گئے۔ خود آپ کو اور آپ کے خاندان کو ان کے بہیمانہ مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا۔ مگر آپ نے ان تمام تکالیف کے باوجود دُنیا کی ہر اُس قوم سے لڑائی کی جو توحید کی دشمن تھی۔ آپ نے مشرکین مکہ کا بھی مقابلہ کیا جو سینکڑوں بتوں کے پجاری تھے آپ نے عیسائیوں کا بھی مقابلہ کیا جو مسیح ناصری کو ابن اللہ کہتے تھے۔ آپ نے یہود کا بھی مقابلہ کیا جو عزیر کو خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے آپ نے مجوسیوں کا بھی مقابلہ کیا جو آگ کے پجاری تھے اور آخر عرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دُنیا میں توحید کو غالب کر کے دکھلا دیا اور بتوں کے پرستاروں کو خدائے واحد کے آستانہ پر لا ڈالا۔ پھر جب آپؐ کی وفات کا وقت آیا تو حدیثوں میں آتا ہے کہ آپؐ کرب و اضطراب کے ساتھ کبھی ایک کروٹ بدلتے اور کبھی دوسری اور بار بار فرماتے خدا تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا اس طرح آپؐ نے صحابہ کو نصیحت فرمائی کہ دیکھنا میری قبر کو کبھی سجدہ گاہ نہ بنانا۔ دیکھنا میرے بشر ہونے کے مقام کو کبھی فراموش نہ کرنا چنانچہ آپ کی اسی تعلیم اور تعہّد کا یہ نتیجہ ہے کہ آج دُنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں اور ہر قریہ میں دن کی روشنی اور رات کی تاریکیوں میں پانچ مرتبہ یہ آواز بلند ہوتی سنائی دیتی ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے توحید کا جھنڈا اتنی مضبوطی سے گاڑ دیا کہ وہ آج تک اپنی پوری شان کے ساتھ دُنیا میں لہرا رہا ہے۔"

(تفسیر کبیر صفحہ ۱۶۲۵، ۱۶۳۵)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۷ ارصلح (جنوری ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اس اجلاس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر ہوں گی۔

۱۔ "کفن مسیح" HOLY SHROUD

۲۔ بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ اور اس کی تاریخ۔

۳۔ الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا ظہور

ان علمی عنوانات پر مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ ڈنمارک، مکرم جناب مولوی نسیم سیفی صاحب اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر تقاریر کریں گے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے ارشاد کے مطابق اہالیان ربوہ مجلس ارشاد کے اجلاسوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ صدر صاحبان اپنے اپنے حلقہ جات کے احباب کی حاضری کے ذمہ دار ہیں۔

بیرونی جماعتیں بھی اس پروگرام کے مطابق اپنے ہاں ایسے اجلاس منعقد کر کے رپورٹیں بھجوایا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

خدام کا انصار اللہ میں داخلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظور فرمودہ قاعدہ کے مطابق وہ خدام جو دوران سال کسی تاریخ کو بھی چالیس سال کی عمر کو پہنچیں وہ سب اکٹھے یکم صلح (جنوری) کو انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہو گئے ہیں اس قاعدہ کے مطابق ایسے خدام جو گذشتہ سال کسی تاریخ کو بھی چالیس سال کی عمر کو پہنچے ہیں ان سب کو یکم صلح (جنوری) ۱۳۴۹ ہش (۱۹۷۰ء) سے انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہونا چاہیئے زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ ازراہ کرم اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں اور گذشتہ سال کے چالیس سال کی عمر کو پہنچنے والے سب خدام کو انصار اللہ کی تنظیم میں شامل فرمالیں اور اس کی رپورٹ دفتر مرکزیہ میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

عزیزم ملک رشید احمد صاحب ابن ملک فضل کریم صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ امۃ المتین بنت مکرم برادرم محمد حسن خان صاحب کے ساتھ تین ہزار روپیہ مہر کے عوض خاکسار نے ۴ رجنوری ۱۹۷۰ء مسجد احمدیہ گلگشت کالونی ملتان میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(غلام احمد فرخ۔ مربی حیدر آباد)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۱/۱/۷۰ بروز بدھ بوقت دس بجے صبح "ایوان محمود" ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ کم از کم معیار بھرتی:۔

قد : ۵ فٹ ۶ انچ
وزن : ۱۱۳ پونڈ
چھاتی : ۳۲، ۳۰
تعلیم : پانچ جماعت
عمر : ۱۷ سال سے ۲۳ سال۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۸۲